

رسول اللہ ﷺ کا بالوں میں خضاب لگانے سے متعلق روایات کا تحقیقی جائزہ

محمد عبدالنصیر علوی

اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ شالیہمار کالج، باغبان پورہ، لاہور

Abstract

There is a difference of opinion between the scholars on whether the Messenger of Allah (P.B.U.H.) himself dyed his hair. However Abu Bakar and Umar ibn al-Khattab (Allah be pleased with them) did dye the hair of their head and beard, thus it will be classed as recommended (mandub), if not Sunnah. He (P.B.U.H.) also stated: "The best dye to change your old age is "Hinna" (a red plant dye) and Katm (type of grass)". The Holy Prophet (P.B.U.H.) said: "There will be people who will come later (in my Ummah) and apply black dye. They will not even smell the fragrance of paradise" However other scholars including the great Hanafi jurist and student of Imam Abu Hanifa, Imam Abu Yusuf (Allah have mercy on him) permitted the use of black dye for adornment, especially the wife, to adorn herself for her husband. It has also been narrated from some of the companions such as: Sayyiduna Uthman, Sayyiduna Hasan, Sayyiduna Husain & others (Allah be pleased with them all) that they used black colour dye. "The final word regarding the using of black dye is that, it will not be considered unlawful (haram), although disliked (makruh). The prohibition in the Hadith will be understood to be confined in the situation when one uses it to deceive others". It should also be remembered here that the above discussion is when the dye is pure black. However, if it is not pure, rather it is dark and black-inclined; it would be permissible to apply it. In conclusion, it is recommended to dye the hair (for men and women) with other than pure black colour. To use pure black dye in order to deceive others is unlawful (haram)

سرور دو عالم حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ کا ایک اہم پہلو آپ ﷺ کے شمائل وخصائل ہیں۔ اس شعبہ میں نبی کریم ﷺ کے اخلاق، اوصاف، عادات اور معاملات پر سیر حاصل مباحث موجود ہیں، جن سے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا ہر گوشہ منور ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک گوشہ "خضاب" کے بارے میں ہے۔ خضاب سے متعلق احادیث مبارکہ ایک طرف تو معمول نبوی ﷺ کی وضاحت کرتی ہیں اور دوسری طرف یہ راہنمائی کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خضاب کے کیا احکامات امت کو سکھائے اور ہم اپنی عملی زندگی میں کس طرح ان احکامات پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

خضاب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

”خضاب“ خضب سے ماخوذ ہے جس کے معنی رنگ بدلنے کے ہیں۔

خضب خضبا و خضوبا : تلون (۱)

خضبه يخضبه خضبا : لونه او غير لونه بجمرة او صفرة او غيرهما (۲)

جبکہ خضاب اس شئی کو کہا جاتا ہے جس سے رنگ کو بدلا جائے۔

الخضاب: ما يخضب به من حناء و كتم و نحوه (۳)

یعنی مہندی یا کتم وغیرہ جس سے بال یا جسم کا کوئی حصہ رنگا جائے وہ خضاب کہلاتا ہے۔

اصطلاح میں خضاب سے مراد مہندی، یا کوئی بھی مرکب ہے جس سے داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگا جاتا ہے۔

احادیث میں خضاب کا تذکرہ

احادیث میں خضاب کے لیے جن اشیاء کا ذکر آیا ہے ان میں حناء، کتم، خلوق، ورس، زعفران، وسمہ شامل

ہیں۔

عن أبي ذر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن أحسن ما غير به الشيب الحناء والکتم. (۴)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم اپنے بالوں کی سفیدی بدل لو گے وہ حناء اور کتم ہیں۔

عن زيد بن اسلم، قال: رأيت ابن عمر يصفر لحيته بالخلوق، فقالت: يا أبا عبد الرحمن، إنك تصفر لحيتك

بالخلوق، قال: إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصفر بها لحيته. (۵)

حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کو خلوق سے سے زرد کیا ہوا تھا، تو میں نے عرض کیا: اے

عبدالرحمن آپ اپنی داڑھی کو خلوق سے رنگتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ

کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی داڑھی مبارک کو اس سے زرد کیا کرتے تھے۔

عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس النعال السبتية ويصفر لحيته بالورس والزعفران. (۶)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم ﷺ سبب جوتے پہنتے تھے اور

اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کیا کرتے تھے۔

وفي حديث الحسن والحسين أنهما كانا يخضبان بالوسمة. (۷)

حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ وسمہ کے ساتھ

خضاب کرتے تھے۔

حناء۔۔۔ مہندی کو کہتے ہیں، یہ سبز پتوں کی شکل میں ہوتی ہے ان کو پیس کر لگایا جاتا ہے، اس کو لگانے سے بال سرخی مائل ہو جاتے ہیں۔

کتہ۔۔۔ یہ یمن کا ایک پودا ہے اس کے پتے زیتون کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں، اگر صرف کتہ کو پیس کر لگایا جائے تو سیاہ رنگ حاصل ہوتا ہے اور اگر اسے مہندی میں ملا کر لگایا جائے تو بال سیاہی مائل سرخ ہو جاتے ہیں (جسے ڈارک براؤن کہتے ہیں)۔ (۸)

ورس۔۔۔ یہ بوٹی زرد اور سرخ دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ سب سے عمدہ سرخ رنگ کی ہے جو یمن میں آگتی ہے، اسے پیس کر لگانے سے بال سرخی مائل ہو جاتے ہیں، اس بوٹی کو کپڑے رنگنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ذات الجنب کے علاج اور چھائیوں وغیرہ کے دور کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔ (۹)

خلوق۔۔۔ یہ ایک معروف خوشبو ہے، اسے زعفران وغیرہ کے ساتھ ملا کر لگایا جاتا اس کو لگانے سے بالوں پر زرد اور سرخ رنگ غالب رہتا ہے۔ (۱۰)

زعفران۔۔۔۔۔ یہ ایک قیمتی جڑی بوٹی ہے جو زردی مائل سرخ رنگ کے ریشوں پر مشتمل ہوتی ہے، اس کو خوشبو کے ساتھ ملا کر بالوں پر لگایا جاتا ہے، جس سے بالوں پر اس کا رنگ نظر آتا ہے۔

وسمہ۔۔۔۔۔ یہ نیل کے پتے (indigo leaves) کھلاتے ہیں جو کپڑوں وغیرہ کو گہرا نیلا رنگ دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اگر انہیں مہندی کے ساتھ ملا کر لگایا جائے تو بالوں میں سیاہ رنگ لاتے ہیں۔ (۱۱)

خضاب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک:

خضاب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک کیا تھا؟ اس سلسلے میں دو طرح کی روایات ملتی ہیں۔ ایک وہ روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب کا استعمال فرمایا تھا۔ یہ روایات درج ذیل ہیں:

سئل أبو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: هل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: نعم. (۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا تھا تو انہوں نے کہا جی ہاں

عن أنس قال: رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبا (۱۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کو دیکھا وہ رنگے ہوئے تھے

عن أبي رمثة قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم خضب بالحناء والكتم (14)

ابو رمثہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حناء اور کتہ سے خضاب کیا تھا۔

عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال: دخلنا على أم سلمة فأخرجت إلينا من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإذا هو مخضوب أحمر بالخناء والكنم (١٥)

عثمان بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ام المومنین حضرت ام سلمہؓ پاس حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں رسول اللہ کے بال مبارک دکھائے جو حناء اور کتیم سے سرخ رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ بخاری میں بھی یہ روایات ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے۔

عن عثمان بن عبد الله بن موهب، قال: دخلت على أم سلمة، فأخرجت إلينا شعرا من شعر النبي صلى الله عليه وسلم مخضوبا» وقال لنا أبو نعيم: حدثنا نصير بن أبي الأشعث، عن ابن موهب: أن أم سلمة، أرته «شعر النبي صلى الله عليه وسلم أحمر» (١٦)

عن عبد الله بن محمد بن عقيل قال: رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم عند أنس بن مالك مخضوبا (١٧) حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے پاس رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک دیکھے جو رنگے ہوئے تھے۔

عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس النعال السبتية، ويصفر لحيته بالورس والزعفران. (١٨) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کیا کرتے تھے۔

عن إباد بن لقيط قال: أخبرني أبو رمنة قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم مع ابن لي. فقال ابنك هذا؟ فقلت: نعم، أشهد به، قال لا يجني عليك ولا تجني عليه، قال ورأيت الشيب أحمر. (١٩)

ابو رمثہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا جرم تیرے سر پر نہیں ڈالا جائے گا کہ تو تلافی کرے اور نہ ہی تیرا کوئی تاوان اس بیٹے پر ڈالا جائے گا، ابو رمثہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے بالوں کی سفیدی سرخی مائل تھی۔

امراة بشير بن الخصاصية قالت أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من بيته ينفذ رأسه، وقد اغتسل، ويرأسه ردى من حناء أو قال ردى. (٢٠)

بشیر بن خصاصہ کی زوجہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اپنے سر مبارک کو جھاڑ یا جھنک رہے تھے (جیسا کہ بالوں میں رکے ہوئے پانی کو نکلنے کے لیے کیا جاتا ہے) معلوم ہوتا تھا کہ غسل فرما کر آ رہے ہیں اور آپ کے سر مبارک پر مہندی کا رنگ تھا یا مہندی کی تہ تھی۔

عن ابی رپیۃ قال: بیتنا و ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان قد رشح لیمتہ بالحناء (۲۱)
 ابو رمیثہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے
 دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک پر زرد رنگ لگایا ہوا ہے۔
 عن ابی رمثۃ، قال: انطلقت مع ابی نحو النبی - صلی اللہ علیہ وسلم -، فإذا هو ذو وفرة، بها رجع من حناء،
 وعلیہ بردان أخضران (۲۲)

ابو رمیثہؓ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں
 حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے کان مبارک کی لوت تک بال تھے جن پر مہندی کا رنگ تھا اور آپ
 ﷺ پر دو سبز چادریں تھیں۔

عن عثمان بن عبد اللہ بن موهب، قال: أرسلني أهلي إلى أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم بقدر من ماء
 - وقبض إسرائيل ثلاث أصابع من فضة فيها شعر من شعر النبي صلى الله عليه وسلم، وكان إذا أصاب الإنسان عين أو
 شيء بعث إليها مخضبه، فاطلعت في الجللج، فرأيت شعرات حمر (۲۳)

عثمان بن موهب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام المومنین
 حضرت ام سلمہ کے پاس ایک پیالی پانی کی دے کر بھیجا حدیث کے راوی اسرائیل نے تین انگلیاں
 بند کر لیں (پالے کا حجم بتانے کے لیے یعنی انگوٹھا اور شہادت کی انگلی کھول کر اور باقی تین انگلیاں
 بند کر کے پیالی کا حجم واضح کیا کہ اتنی چھوٹی تھی) جو چاندی کی تھی اور اس میں نبی کریم ﷺ کے بال
 مبارک تھے، عثمان بن موهب کہتے ہیں کہ جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی بیماری ہوتی تو اس کو
 یہ برتن بھیجا جاتا تھا، عثمان کہتے ہیں میں نے اس ڈبیہ میں دیکھا تو مجھے سرخ بال نظر آئے۔
 ۲- دوسری وہ روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب کا استعمال نہیں فرمایا۔ یہ روایات
 درج ذیل ہیں:

عن انس قال ما عدت في راس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحيته الا اربع عشرة شعرة بيضاء (۲۴)
 حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کے سفید
 بالوں کو چودہ سے زیادہ شمار نہیں کیا۔
 حضرت انسؓ سے مروی اکثر روایات اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب استعمال
 نہیں فرمایا۔

عن أنس، أنه سأله هل خضب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «لم يبلغ ذلك، إنما كان شيء في صدغيه» (٢٥)

عن أنس، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم «لم يكن يخضب، إنما كان الشمط عند العنقفة يسيرا، وفي الصدغين يسيرا، وفي الرأس يسيرا» (26)

عن أنس أنه سئل عن خضاب النبي -صلى الله عليه وسلم- فذكر أنه لم يخضب ولكن قد خضب أبو بكر وعمر رضي الله عنهما. (٢٧)

عن قتادة، قال: سألت أنسا هل خضب النبي صلى الله عليه وسلم؟ قال «لا إنما كان شيء في صدغيه» (٢٨)
حضرت قتادہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے خضاب فرمایا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں بے شک آپ ﷺ کی دونوں کنپٹیوں پر کچھ سفیدی آئی تھی (یعنی بال اتنے سفید ہوئے ہی نہیں تھے کہ خضاب کی نوبت آتی)۔

عن ثابت، قال: سئل أنس، عن خضاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال: «إنه لم يبلغ ما يخضب، لو شئت أن أعد شمطاته في لحيته» (٢٩)

حضرت ثابتؓ سے مروی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے نبی کریم ﷺ کے خضاب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس بات کی نوبت ہی نہیں آئی کہ آپ ﷺ خضاب استعمال فرماتے، اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کی داڑھی کے سفید بال گن لیتا (یعنی بال اتنے سفید نہیں ہوئے تھے کہ خضاب لگانے کی ضرورت پیش آتی)۔

عن محمد بن سيرين، قال: سألت أنسا: أخضب النبي صلى الله عليه وسلم؟ قال: «لم يبلغ الشيب إلا قليلا» (٣٠)
وفي «الصحيحين» من طرق كثيرة: أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يخضب، ولم يبلغ شيبه أوان الخضاب، وإنما خضب من كان عنده شيء من شعره بعد وفاته صلى الله عليه وسلم ليكون أبقى له (٣١)

صحیحین کی کثیر احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب نہیں لگایا کیونکہ آپ ﷺ کے بال مبارک اتنے سفید ہوئے ہی نہیں تھے کہ خضاب لگانے کی ضرورت پیش آتی۔ اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد جن حضرات کے پاس آپ ﷺ کے موئے مبارک موجود تھے انہوں نے محفوظ کرنے کے لیے کچھ بالوں کو رنگ لیا تھا۔

ان مختلف فیہ روایات کے بارے میں علماء کی آراء

جمہور صحابہ کے نزدیک آپ ﷺ نے خضاب لگایا جبکہ اکثر صحیح احادیث میں حضرت انس سے انکار مروی ہے۔ ان مختلف روایات کی بناء پر علماء میں بھی یہ اختلاف ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے خضاب کا استعمال فرمایا ہے یا نہیں؟ ائمہ اجتہاد میں امام احمد جمہور صحابہ کے موافق ہیں اور امام مالک حضرت انس کی موافقت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے خضاب نہیں لگایا۔ اکثر حضرات کے نزدیک آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا کیونکہ آپ ﷺ کے بال اتنی تعداد میں سفید ہوئے ہی نہیں تھے کہ خضاب لگانے کی ضرورت پیش آتی۔ ابو رمثہ کی ایک روایت میں شیبہ احمر کے الفاظ ہیں، یعنی ان بالوں کی سفیدی سرخی مائل تھی اور یہ قدرتی امر ہے کہ جب بال سیاہی سے سفیدی کی طرف مائل ہوتے ہیں تو پہلے سرخی مائل ہوتے ہیں اور پھر سفید ہوتے ہیں تو غالباً صحابی نے آپ ﷺ کو ایسی ہی حالت میں دیکھا ہو گا۔ امام ترمذی نے بھی اسی روایت کو بہتر کہا ہے۔ (۳۲) احناف کے نزدیک صحیح قول یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب نہیں لگایا، ردالمحتار میں ہے:

والاصح انه عليه الصلوة والسلام لم يفعله (۳۳)

اور جن احادیث میں بالوں کے سرخ ہونے کا ذکر آیا ہے یا مخضوبا کا لفظ آیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عسقلانی لکھتے ہیں:

ليس فيه بيان أن النبي صلى الله عليه وسلم هو الذي خضب بل يحتمل أن يكون احمر بعده لما خالطه من طيب فيه صفة فغلبت به الصفرة قال فإن كان كذلك وإلا فحديث أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يخضب أصح (۳۴) ملا علی قاری ۵ فرماتے ہیں:

قد مر في الأحاديث الصحيحة عن أنس أنه صلى الله عليه وسلم لم يخضب، ولعله أراد بالنفي أكثر أحواله صلى الله عليه وسلم وبالإثبات - إن صح عنه - الأقل منها، ويجوز أن يحمل أحدهما على الحقيقة والآخر على المجاز، وذلك بأن الشعر لما كان متغيراً لونه بسبب وضع الحناء على الرأس لدفع الصداع بسبب كثرة التطيب سماه مخضوباً، أو سمي مقدمة الشيب من الحمرة خضاباً بطريق المجاز. (۳۵)

احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے سیاہ خضاب کا استعمال تو کبھی نہیں فرمایا البتہ آپ ﷺ عطر اور زعفران کا استعمال فرماتے تھے جس سے بالوں پر رنگ آجاتا تھا اور بعض لوگ اسے خضاب سمجھنے لگتے تھے۔ نسائی کی روایت میں اس بات کی صراحت بھی موجود ہے کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم زرد خوشبوداڑھی میں استعمال کرتے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ریش مبارک میں یہ رنگ استعمال کرتے دیکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خوشبو کے طور پر رنگین عطر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ وہ تمام روایتیں جن میں آپ ﷺ کی وفات کے بعد بعض ازواج مطہرات کے موجود مومے مبارک سرخ یا رنگے ہوئے ہونے کا ذکر ہے اس کا منشاء بھی یہی ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں بھی اس بات کی صراحت موجود ہے کہ خوشبو لگانے کی وجہ سے آپ ﷺ کے مومے مبارک پر سرخی آگئی تھی۔

عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن، قال: سمعت أنس بن مالك، يصف النبي صلى الله عليه وسلم، قال: كان ربيعة من القوم ليس بالطويل ولا بالقصير، أزهر اللون ليس بأبيض، أمهق ولا آدم، ليس بجعد قطط، ولا سبط رجل أنزل عليه وهو ابن أربعين، فلبث بمكة عشر سنين ينزل عليه، وبلمدينة عشر سنين، وقبض وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء قال ربيعة: «فرأيت شعرا من شعره، فإذا هو أحمر فسألت فقيل أحمر من الطيب» (۳۶)

صحیح بخاری کی کتاب المناقب میں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے جس میں حضرت انسؓ نے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے اس روایت کے آخر میں ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کا ایک بال دیکھا تھا جو سرخ تھا، جب میں نے حضرت انسؓ سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا احمر من طیب یعنی خوشبو لگانے سے سرخ ہو گیا تھا۔

علامہ بیہقی الشافعی کے نزدیک ان روایات میں یوں تطبیق کی جائے گی کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کبھار بالوں کو رنگا اور اکثر اوقات ایسا نہیں کیا لہذا راوی نے جس حالت میں دیکھا اس کے مطابق بیان کر دیا۔
جمعاً بین الاخبار بانہ ﷺ صبغ فی وقت وترکہ فی معظم الاوقات فاخبر کل بما رای (۳۷)

اسی قول کو امام نوویؒ نے بھی اختیار کیا ہے۔

قال النووي: والمختار أنه صلى الله عليه وسلم خضب في وقت لما دل عليه حديث ابن عمر في الصحيحين ولا يمكن تركه ولا تأويله، وترکہ في معظم الأوقات، فأخبر كل ما رأى وهو صادق. (۳۸)

خضاب لگانے کا حکم کیا ہے؟

نبی کریم ﷺ کے خضاب استعمال کرنے سے متعلق تو روایات میں اختلاف موجود ہے لیکن یہ بات بے شمار روایات سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے امت کو خضاب لگانے کا حکم فرمایا اور اس کے لگانے کو مستحسن قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ان احادیث سے واضح ہوتا ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم: «إن اليهود والنصارى لا يصبغون، فخالفوه» (۳۹)
حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت اختیار کیا کرو۔

عن جابر بن عبد الله، قال: أتى بأبي قحافة يوم فتح مكة ورأسه ولحيته كالنعامه بيضاء، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: غيروا هذا بشيء، واجتنبوا السواد (۴۰)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابو بکرؓ کے والد ابو قحافہ خدمت اقدس ﷺ میں لائے گئے، ان کے سر اور داڑھی کے بال بہت سفید تھے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل ڈالو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: غیروا الشیب ولا تشبوا بالیہود (۳۱)
حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بڑھاپے کی سفیدی کو بدل ڈالو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔
عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «إن الیہود والنصارى لا یصبغون، فخالقوا علیہم فاصبغوا» (۴۲)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ یہود اور نصاریٰ بالوں کو بالکل سفید رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے صحابہ کو ان کی مخالفت اختیار کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ ظاہری وضع قطع میں بھی غیر مسلموں سے ممتاز رہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے کثیر روایات مروی ہیں جن سے صحابہ کا خضاب لگانا ثابت ہوتا ہے۔
عن عقبۃ بن وساج، حدیثی أنس بن مالک رضی اللہ عنہ، قال: «قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فکان أسن أصحابہ أبو بکر، فغلغفها بالحناء والکتم حتی قنأ لونها (۴۳)

کون سے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے؟
خضاب لگانے کے حکم ساتھ آپ ﷺ نے خضاب کے رنگ کے بارے میں بھی راہنمائی فرمائی ہے کہ خضاب کا رنگ کیسا ہونا چاہیے؟ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیاہ رنگ کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے اور سیاہی مائل سرخ اور زرد رنگ کو پسند فرمایا ہے۔
عن ابن عباس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «یکون قوم یخضبون فی آخر الزمان بالسواد، کحواصل الحمام، لا یریحون رائحة الجنة (۴۴)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے سیاہ رنگ کا خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے سینے سیاہ ہوتے ہیں وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکیں گے۔

عن ابی ذر، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: «إن احسن ما غیر بہ الشیب الحناء والکتم (۴۵)
حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم اپنے بالوں کی سفیدی بدل لو وہ حناء اور کتم ہیں۔
عن ابی ذر، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: «أفضل ما غیرتم بہ الشمط الحناء والکتم (۴۶)
عن عبد اللہ بن بريدة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «إن أحسن ما غیرتم بہ الشیب الحناء والکتم» (۴۷)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم اپنے بالوں کی سفیدی بدل لو وہ حناء ہے۔

عن ابن عباس، قال: مر النبي صلى الله عليه وسلم على رجل قد خضب بالحناء، قال: «ما أحسن هذا!» قال: فمر آخر قد خضب بالحناء والكم، فقال: «هذا أحسن من هذا»، ثم مر آخر قد خضب بالصفرة، فقال: «هذا أحسن من هذا كله» (٤٨)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا جس نے اپنے بالوں کو مہندی سے رنگا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ما احسن ہذا؟ یہ کیا خوب ہے فرماتے ہیں کہ ایک دوسرا شخص گزرا جس نے اپنے بالوں کو مہندی اور کتھم دونوں سے رنگا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ہذا احسن من ہذا یہ اس پہلے سے بھی بہتر ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک تیسرے شخص کا گزر ہوا جس نے اپنے بالوں میں زرد خضاب لگا رکھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان تمام سے بہتر ہے۔

چنانچہ سیاہ رنگ کے خضاب کے علاوہ دوسرے رنگ سے بالوں کو رنگنا جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب یا زردی مائل خضاب لگانا مسنون ہے۔ احادیث مذکورہ کی بناء پر حنفیہ کا مذہب ہے کہ سرخ خضاب مردوں کے لیے سنت ہے اور یہ مسلمانوں کی خصوصیات میں سے ہے، در مختار میں ہے کہ آدمی کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگ لے اگرچہ جنگ کی حالت میں بھی نہ ہو (در مختار) (۴۹)۔ یہ حکم اس خضاب کے بارے میں ہے جو سیاہ نہ ہو۔

سیاہ خضاب کے بارے میں فقہاء کی آراء جو خضاب بالکل سیاہ ہو اس سے متعلق فقہائے کرام کے یہاں تین صورتیں ملتی ہیں دو صورتوں میں فقہاء کا اتفاق ہے اور ایک صورت میں ان کا اختلاف ہے۔ جن دو صورتوں میں فقہاء کا اتفاق ہے وہ یہ ہیں: ۱۔ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنگ کی صورت میں مجاہد کے لیے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے تاکہ اس سے دشمن مر عوب ہو جائے۔ (۵۰)

وأما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلك من الغزاة، ليكون أهيئ في عين العدو، فهو محمود منه، أتفق عليه المشايخ رحمهم الله تعالى

ابن حجر نے بھی اس بات پر فقہاء کا اتفاق بیان کیا ہے۔

وُيُسْتَنَى مِنْ ذَلِكَ (أَيِ مِنَ النَّهْيِ عَنِ الصَّبْغِ بِالسَّوَادِ) الْمَجَاهِدِ اتِّفَاقًا ٥١

امام سرخسٹی نے بھی اس بات کی وضاحت کی ہے کہ مجاہد کے لیے سیاہ خضاب کا استعمال جائز ہے اور اس میں علماء کا اختلاف نہیں ہے۔

ولا خلاف أنه لا بأس للغازي أن يَحْتَضِبَ فِي دار الحرب، ليكون أهيب في عين قرنه (۵۲)
 مالکیہ کے نزدیک مجاہد کے لیے سیاہ خضاب استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ باعث اجر ہے۔
 وأما في الجهاد لإيهاهم العدو الشباب فيؤجر (۵۳)
 شوافع کے نزدیک سیاہ خضاب کرنا حرام ہے لیکن اگر مجاہد کفار کو مرعوب کرنے کے لیے ایسا کرے تو اس
 میں کچھ حرج نہیں۔

وهو (أي صبغ الشعر) بالسواد حرام، إلا لمجاهد في الكفار، فلا بأس به" (۵۴)
 ۲۔ دوسری صورت جس پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ دھوکا دینے کے لیے سیاہ خضاب کرنا جائز نہیں
 ہے، جیسے مرد عورت کو یا عورت مرد کو دھوکا دینے اور اپنے آپ کو جو ان ظاہر کرنے کے لیے ایسا کرے یا کوئی ملازم
 اپنے آقا کو دھوکا دینے کے لیے کرے، یہ بالاتفاق ناجائز ہے کیونکہ دھوکہ دینا نفاق کی علامات میں سے ایک علامت
 ہے، اور کسی مسلمان کو دھوکا دے کر اس سے کوئی کام نکلوانا بالاتفاق حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:
 عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم «من غشنا فليس منا، والمكر والخديعة في
 النار» (۵۵)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ومن فعل ذلك (الخضاب بالسواد) ليزين نفسه للنساء، وليحجب نفسه إليهن، فذلك مكروه، وعليه عاقبة المشايخ
 (۵۶)

جس نے سیاہ خضاب عورتوں کے سامنے اپنے آپ کو مزین کرنے اور ان کے ہاں محبوب بننے کے لیے لگایا تو
 یہ مکروہ ہے۔ مشائخ حنفیہ کا عمومی مسلک یہی ہے۔
 ابن قیم لکھتے ہیں:

الخضاب بالسواد المنهي عنه خضاب التلليس، كخضاب شعر الجارية والمرأة الكبيرة تُعَرُّ الزوج والسيد بذلك،
 وخضاب الشيخ يغر المرأة بذلك، فإنه من الغش والخداع (۵۷)

سیاہ خضاب ممنوع ہے اور یہ دھوکہ دہی کا خضاب ہے، جیسے باندی اور بوڑھی عورت کا
 خضاب خاوند اور آقا کو دھوکہ دیتا ہے۔ بوڑھے آدمی کا خضاب عورت کو دھوکہ دیتا ہے، پولیو
 ملاوٹ اور دھوکہ ہے۔

۳۔ تیسری صورت جس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص مجاہد نہیں ہے لیکن وہ دھوکہ بھی نہیں دے
 رہا بلکہ صرف زینت اختیار کرنے کی غرض سے سیاہ خضاب استعمال کرتا ہے۔ جمہور ائمہ (احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ
) کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے۔ امام نووی نے بعض فقہاء سے کراہت تنزیہی نقل کی ہے مگر راجح یہی ہے کہ یہ مکروہ

تحریمی ہے اور امام ابو یوسف اور بعض دیگر حضرات (ابن سیرین، اسحاق بن راہویہ) اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔
(۵۸)

مانعین کے دلائل

منع کرنے والوں کا استدلال وہ تمام احادیث ہیں جن میں آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کے خضاب سے اجتناب کی تلقین فرمائی ہے، مثلاً:

غبروا هذا بشيء واحتنوا السواد (۵۹)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے:

يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام، لا يريحون رائحة الجنة»

مجوزین کے دلائل

جو حضرات زینت کی غرض سے سیاہ خضاب لگانے کو جائز قرار دیتے ہیں ان کے دلائل یہ ہیں:

۱- عن عبد الحميد بن صيفي ، عن أبيه ، عن جده صهيب الخير قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :

إن أحسن ما اختضبتم به لهذا السواد ، أرغب لنسائكم فيكم ، وأهيب لكم في صدور عدوكم.(۶۰)

عبد الحمید بن صیفی اپنے والد اور اپنے دادا صہیب الخیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جس سے تم رنگتے ہو ان میں سب سے اچھا کالا رنگ ہے جو تمہاری بیویوں کو تم میں رغبت دلانے والا اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈالنے والا ہے۔

۲- مجوزین بعض صحابہ کے فتاویٰ اور ان کے عمل سے استدلال کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے جن میں حسن اور حسین بھی شامل ہیں۔

عن الحسن والحسين -رضي الله عنهما- أنهما كانا يخضبان بالسواد(۶۱)

بعض دیگر صحابہ سے بھی سیاہ خضاب کا استعمال منقول ہے، معمر کہتے ہیں کہ میں نے امام زہری کو دیکھا انہوں نے سیاہ رنگ لگا رکھا تھا ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص سیاہ رنگ کا خضاب کرتے تھے، ابو سلمہ بن عبد الرحمن کے بارے میں مروی ہے کہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے۔

ابن سیرین سے یہ قول مروی ہے:

لا أعلم بخضاب السواد بأساً إلا أن يغرب به رجل امرأة(۶۲)

مجوزین اور مانعین کے دلائل اور ان کے جوابات تحفۃ الاحوذی میں شرح و بسط کے ساتھ موجود ہیں تفصیل

کے لیے رجوع کیجیے۔ (۶۳)

اس اختلاف کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص مجاہد نہ ہو اور دھوکا دینے کی نیت بھی نہ ہو بلکہ زینت کی غرض سے سیاہ خضاب استعمال کرے تاکہ اس کی بیوی اس سے مطمئن رہے تو امام ابو یوسف اور ابن سیرین وغیرہ کے نزدیک اس

کی اجازت ہے لیکن جمہور فقہاء نے اسے مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ حدیث میں آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور ممانعت کا کم سے کم درجہ "کراہت" کا ہے۔ اور صحابہ کرام سے جو سیاہ رنگ کا استعمال منقول ہے تو یہ بات معلوم ہے کہ صحابہ کرام جہاد میں مشغول رہتے تھے لہذا ان کا سیاہ خضاب لگانا جہاد کی غرض سے تھا جو بالاتفاق جائز ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

خضاب لگانا بہتر ہے یا ترک کرنا

بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بڑھاپے کے وجہ سے سفید ہونے والے بالوں کو ان کی حالت پر برقرار رکھنے کا حکم دیا۔ علامہ نووی نے المنہاج میں طبرانی کی ایک روایت نقل کی ہے

روی الطبرانی من حدیث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أنه صلى الله عليه وسلم قال: من شاب شبيبة في الإسلام كانت له نورا يوم القيامة إلا أن يتنفها أو يخبثها (۶۴)

عمرو بن شعيب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جس کے بال بڑھاپے کی وجہ سے حالت اسلام میں سفید ہو گئے وہ قیمت کے دن اس کے لیے روشنی ہوں گے مگر یہ کہ وہ ان بالوں کو اکھیر ڈالے یا ان کا رنگ بدل دے۔

عن عبد الرحمن بن حرملة ابن مسعود كان يقول كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يكره عشر خلال الصفرة يعني الخلق وتغيير

الثيب (۶۵)

عبد الرحمن بن حرملة ابن مسعود کا قول روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس خصلتوں کو ناپسند فرماتے تھے جن میں زرد رنگ کی خوشبو اور بڑھاپے کی سفیدی کو بدلنا شامل ہیں۔

بعض صحابہ اور تابعین سے بھی خضاب کا ترک کرنا معلوم ہوتا ہے مثلاً ابو سعید خدری خضاب نہیں لگاتے تھے اور ان کی داڑھی سفید تھی، ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو منبر پر دیکھا، آپ کا سر اور داڑھی سفید تھی، ابی بن کعب کا سر اور داڑھی بھی سفید تھی۔ حسن بصریؒ کبھی کبھار زرد رنگ بالوں پر لگایا کرتے تھے پھر آپ نے اسے ترک کر دیا۔ (۶۶)

ان روایات کی بناء پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خضاب لگانا بہتر ہے یا اس کو ترک کرنا بہتر ہے۔

امام نووی نے بعض اہل علم کی رائے بیان کی ہے کہ جہاں عام طور پر لوگ خضاب کا استعمال کرتے ہوں وہاں استعمال بہتر ہے، اور جہاں بالعموم خضاب نہ لگایا جاتا ہو وہاں نہیں لگانا چاہیے، یا جس کے بال بغیر خضاب کے اچھے لگتے ہوں تو اس کے لیے بہتر ہے خضاب نہ لگائے لیکن امام نووی کے نزدیک صحیح بات سنت (خضاب لگانے) پر عمل کرنا ہے۔ (۶۷)

خلاصہ بحث

خضاب سے متعلق احادیث نبوی ﷺ کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک اتنے سفید نہیں ہوئے تھے کہ باقاعدہ خضاب لگانے کی نوبت آتی البتہ آپ ﷺ خوشبو کو کثرت سے استعمال فرماتے تھے جس کی وجہ سے موئے مبارک پر سرخی غالب آ جاتی تھی۔ لیکن امت کے لیے آپ ﷺ نے سفید بالوں کو رنگنے کی تلقین فرمائی ہے خاص طور پر ایک مشترک معاشرہ جہاں یہودی، عیسائی اور مسلمان موجود ہوں وہاں مسلمانوں کے لیے غیر مسلموں کی مخالفت لازم ہے تاکہ وہ ان سے ممتاز رہیں۔ لہذا خضاب لگانا سنت ہے، اور ہر رنگ کا خضاب لگانا درست ہے سوائے سیاہ رنگ کے کیونکہ بعض احادیث میں سیاہ رنگ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے جس کی وجہ سے جمہور علماء کے نزدیک سیاہ رنگ کا خضاب صرف مجاہد کے لیے جائز ہے باقی صورتوں میں مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک محض زینت کے لیے بھی درست ہے لیکن دھوکہ دینے کے لیے سیاہ خضاب لگانا بالاتفاق منع ہے۔ البتہ گہرا نسواری خضاب کرنا درست ہے۔ اور اگر کسی شخص کے بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو جائیں اور اس کے یہاں لوگوں میں خضاب کا رواج عام نہ ہو بلکہ انگشت نمائی کا باعث بنے تو اس کے لیے بہتر ہے کہ خضاب ترک کر دے۔

حوالہ جات و حواشی

- (۱) معجم الوسيط، مجمع اللغة العربية مجمع اللغة العربية بالقاهرة، دار الدعوة، 239/1
- (۲) سید محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی تاج العروس من جواهر القاموس، دار الفكر بیروت ۴۶۵/
- (۳) ابن منظور محمد بن مکرم بن منظور الافريقي المصري جمال الدين أبو الفضل، لسان العرب، دارالمعارف، مصر، ۱۱۷۹/۲
- (۴) الترمذی محمد بن عیسیٰ بن سؤرة بن موسیٰ بن الضحاک، سنن الترمذی، (المتوفی: ۲۷۹ھ)، دار الغرب الإسلامي - بیروت ۱۹۹۸، ص ۲۸۴/۳، رقم الحدیث ۱۷۵۳
- (۵) أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي (المتوفی: ۳۰۳ھ) سنن نسائي، ت عبد الفتاح أبو غدة، مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب، ط الثانية، ۱۴۰۶ھ، ص ۱۴۰/۸، رقم الحدیث ۵۰۸۵
- (۶) أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني، سنن ابی داود، دار الكتاب العربي بیروت، ۱۳۹/۴، رقم الحدیث ۴۲۱۲
- (۷) ابن الأثير مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيباني الجزري (المتوفی: ۶۰۶ھ) النهاية في غريب الحديث والأثر، المكتبة العلمية - بیروت، ۱۳۹۹ھ - ۱۹۷۹م، ص ۱۸۵/۵
- (۸) زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري (المتوفی: ۱۰۳۱ھ) فيض القدير شرح الجامع الصغير، المكتبة التجارية الكبرى مصر ط الأولى، ۱۳۵۶ ص ۴۱۷/۲؛ موفق الدين عبد الطيف بغدادی (۶۴۹-۵۷۷ھ) ۶ الطب من الكتاب والسنة، دارالمعرفة بیروت، ص ۱۶۸

- (١٠) النهاية في غريب الحديث والاثار، ص ٧١/٢
- (١١) النهاية في غريب الحديث والاثار، ص ١٨٦/٥
- (١٢) الترمذي، محمد بن عيسى بن سؤرة بن موسى بن الضحاک، أبو عيسى (المتوفى: ٢٧٩هـ)، الشمائل المحمدية، دار إحياء التراث العربي - بيروت، ص ٤٨
- (١٣) الشمائل المحمدية، ص ٤٩
- (١٤) البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين، شعب الإيمان، فصل في الخضاب، ٢١٢/٥، ح: ٦٤٠٠، دار الكتب العلمية، بيروت.
- (١٥) ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: ٢٧٣هـ) ت شعيب الأرنؤوط، دار الرسالة العالمية ط الأولى، ٢٠٠٩ م ص ٦١٠/٤، رقم الحديث ٣٦٢٤
- (١٦) محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي، صحيح البخاري، ت محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة ط الأولى، ١٤٢٢هـ ١٦٠/٧، رقم الحديث ٥٨٩٧
- (١٧) الشمائل المحمدية، ص ٤٩
- (١٨) سنن أبي داود، ص ٢٧١/٦
- (١٩) أحمد بن حنبل، المسند، 514/6، ح: ٧١١٢
- (٢٠) شمائل محمدية، ص ٤٧
- (٢١) أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: ٣٠٣هـ) السنن الكبرى، ت حسن عبد المنعم شلي، مؤسسة الرسالة بيروت، ط الأولى، ٢٠٠١ م، ص ٣٢٩/٨، رقم الحديث ٩٣٠٤
- (٢٢) سنن أبي داود، ٢٦٩/٦
- (٢٣) صحيح البخاري، ١٦٠/٧، رقم الحديث ٥٨٩٦
- (٢٤) شمائل محمدية، ص ٤٤
- (٢٥) السنن الكبرى، ٣٣٠/٨، رقم الحديث ٩٣٠٨
- (٢٦) السنن الكبرى، ٣٣٠/٨، رقم الحديث ٩٣٠٩
- (٢٧) أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السجستاني (المتوفى: ٢٧٥هـ)، سنن أبي داود، ت شعيب الأرنؤوط، دار الرسالة العالمية ط الأولى، ١٤٣٠هـ - ٢٠٠٩، ص ٢٧٠/٦
- (٢٨) صحيح البخاري، ١٨٨/٤، رقم الحديث ٣٥٥٠
- (٢٩) صحيح البخاري، ١٦٠/٧، رقم الحديث ٥٨٩٥
- (٣٠) صحيح البخاري، ص ١٦٠/٧، رقم الحديث ٥٨٩٤
- (٣١) يوسف بن إسماعيل بن يوسف التَّبَّهَّاني (المتوفى: ١٣٥٠هـ)، وسائل الوصول إلى شمائل الرسول صلى الله عليه وآله وسلم، دار المنهاج جدة ط الثانية ١٤٢٥ هـ ص ٨٢
- (٣٢) صوفي عبد الحميد سواتي، شمائل ترمذی مع ترجمة و شرح، ص ٢٧٧
- (٣٣) ابن عابدين، ردالمحتار على الدر المختار، دار الفكر، بيروت، ص ٢٠٥/٧
- (٣٤) علامة ابن حجر عسقلاني، فتح الباري، دار المعرفة، بيروت، ٣٥٤/١٠

- (۳۵) علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفى: ۱۰۱۴هـ)، جمع الوسائل في شرح الشمائل المطبعة الشرفية مصر، ۱ / ۱۰۰
- (۳۶) صحيح البخارى، ۱۳۰۲/۳، رقم الحديث ۳۳۵۴
- (۳۷) ابراهيم بيجورى الشافعى مواهب لدينه، دار الطباعة المصرية، قاهره ص ۶۹
- (۳۸) جمع الوسائل فى شرح الشمائل، ۱۲۴/۱
- (۳۹) صحيح البخارى، ۱۶۱/۷، رقم الحديث ۵۸۹۹
- (۴۰) مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: ۲۶۱هـ)، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، ت محمد فؤاد عبد الباقي، دار إحياء التراث العربي بيروت، ۱۶۶۳/۳
- (۴۱) محمد بن عيسى بن سؤرة بن موسى بن الضحاك، الترمذى، أبو عيسى (المتوفى: ۲۷۹هـ، سنن الترمذى، ت أحمد محمد شاكر، محمد فؤاد عبد الباقي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي - مصر ط الثانية، ۱۳۹۵ هـ - ۱۹۷۵ ص ۲۳۲/۴
- (۴۲) سنن الكبرى للنسائي، ۳۲۴/۸، رقم الحديث ۹۲۸۸
- (۴۳) صحيح البخارى، ۶۵ / ۵، رقم الحديث ۳۹۲۰
- (۴۴) سنن ابى داود، ۸۷ / ۴، رقم الحديث ۴۲۱۲
- (۴۵) سنن ترمذى، ۲۸۴/۳، رقم الحديث ۱۷۵۳
- (۴۶) سنن النسائي، ۱۳۹/۸، رقم الحديث ۵۰۷۷
- (۴۷) سنن النسائي، ۱۳۹/۸، رقم الحديث ۵۰۷۸
- (۴۸) أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى: ۵۱۶هـ)، شرح السنة، ت شعيب الأرنؤوط-محمد زهير الشاويش، المكتب الإسلامي - دمشق، بيروت ط الثانية، ۱۴۰۳هـ، ۹۳/۱۲
- (۴۹) مفتى محمد شفيع، جواهر الفقه، مكتبة دارالعلوم كراچى، ص ۱۶۸/۷
- (۵۰) الفتاوى الهندية، لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، دار الفكر بيروت ط الثانية، ۱۳۱۰هـ ۳۵۹/۵
- (۵۱) فتح البارى، ۴۹۹/۶
- (۵۲) محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي (المتوفى: ۴۸۳هـ)، المبسوط، دار المعرفة، بيروت ص ۱۹۹/۱۰
- (۵۳) أبو الحسن، علي بن أحمد بن مكرم الصعيدي العدوي (المتوفى: ۱۱۸۹هـ)، حاشية العدوي على شرح كفاية الطالب الرباني، ت يوسف الشيخ محمد البقاعي، دار الفكر - بيروت ص ۴۴۵ / ۲
- (۵۴) شمس الدين، محمد بن أحمد الخطيب الشربيني الشافعي (المتوفى: ۹۷۷هـ)، مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج، دار الكتب العلمية ط الأولى، ۱۴۱۵هـ - ۱۹۹۴، ۱۴۴/۶
- (۵۵) سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: ۳۶۰هـ)، المعجم الصغير، ت محمد شكور محمود الحاج أمير، المكتب الإسلامي، دار عمار - بيروت، عمان ط الأولى، ۱۴۰۵ - ۱۹۸۵ ۳۷/۲ رقم الحديث ۲۷۸
- (۵۶) فتاوى هندية، ۳۵۹/۵

- (٥٧) محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى: ٧٥١هـ)، زاد المعاد في هدي خير العباد، مؤسسة الرسالة، بيروت - مكتبة المنار الإسلامية، الكويت ط السابعة والعشرون، ١٤١٥هـ، ٣٣٧/٤
- (٥٨) ردالمحتار على الدر المختار ٤٢٢/٦
- (٥٩) صحيح مسلم، ١٦٦٣/٣، رقم الحديث ٢١٠٢
- (٦٠) ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: ٢٧٣هـ) سنن ابن ماجة، مكتبة أبي المعاطي، ص ٦١٠/٤
- (٦١) زاد المعاد، ٣٣٧/٤
- (٦٢) شرح السنة للبعوى، ٩٤/١٢
- (٦٣) أبو العلاء محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفوري (المتوفى: ١٣٥٣هـ)، تحفة الأحمدي بشرح جامع الترمذي، دار الكتب العلمية، بيروت ص ٣٥٦/٥-٣٦٠
- (٦٤) أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابي الحنفى بدر الدين العيني (المتوفى: ٨٥٥هـ)، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، دار إحياء التراث العربي، بيروت ص ٥٠/٢٢
- (٦٥) سنن ابى داود، ١٤٣/٤ رقم الحديث ٤٢٢٤
- (٦٦) شرح السنة للبعوى، ٩٤/١٢
- (٦٧) أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: ٦٧٦هـ)، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، دار إحياء التراث العربي، بيروت ط الثانية، ١٣٩٢، ص ٨٠/١٤